بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت، رسالت، نبوت، امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ______________ قریشی آرٹ پریس

کتابت ______________ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ______________ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ______________ مارچ ۲۰۰۴ء

(مدینہ) والوں کے لئے معرفت امام اسی وقت ضروری ہے لیکن دور کے شہر والوں کے لئے وقت ہوگا بقدر ان کی مسافت کے خدا فرماتا ہے مومنوں کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں بلکہ ان کی ایک جماعت علم دین حاصل کرنے کے لئے کیوں نہیں نکلتی تاکہ وہ تحصیل علم کے بعد لوگوں کو ڈرائیں جب ان کے پاس لوٹ کر آئیں تاکہ وہ گناہ سے ڈریں۔

میں نے کہا اگر اس کوشش کے درمیان مر جائے۔ فرمایا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو ہجرت کر کے اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف نکلے اور راہ میں اسے موت آ جائے تو اس کا اجر اللہ پر ہے میں نے کہا جو لوگ امام کے شہر میں پہنچ جائیں تو وہ کس طرح پہچانیں۔ فرمایا۔ امام کے سکینہ و وقار اور اس کی ہیبت سے۔

نواسیواں باب

امامؑ کب جانتا ہے کہ امامت اس کی طرف آئی

بَابُ ٨٩

فِي أَنَّ الْإِمَامَ مَتَىٰ يَعْلَمُ أَنَّ الْأَمْرَ قَدْ صَارَ إِلَيْهِ

١ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ، عَنْ أَبِي جَرِيرٍ الْقُمِّيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ عَرَفْتَ انْقِطَاعِي إِلَىٰ أَبِيكَ ثُمَّ إِلَيْكَ، ثُمَّ حَلَفْتُ لَهُ ـ وَحَقِّ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَحَقِّ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ حَتَّىٰ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ ـ بِأَنَّهُ لَا يَخْرُجُ مِنِّي مَاتُخْبِرُنِي بِهِ إِلَىٰ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَبِيهِ أَحَيٌّ هُوَ أَوْ مَيِّتٌ؟ فَقَالَ: قَدْ وَاللهِ مَاتَ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ شِيعَتَكَ يَرْوُونَ: أَنَّ فِيهِ سُنَّةَ أَرْبَعَةِ أَنْبِيَاءَ، قَالَ: قَدْ وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ هَلَكَ، قُلْتُ: هَلَاكَ غَيْبَةٍ أَوْ هَلَاكَ مَوْتٍ؟ قَالَ: هَلَاكَ مَوْتٍ، فَقُلْتُ: لَعَلَّكَ مِنِّي فِي تَقِيَّةٍ؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، قُلْتُ: فَأَوْصَىٰ إِلَيْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَأَشْرَكَ مَعَكَ فِيهَا أَحَداً؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَعَلَيْكَ مِنْ إِخْوَتِكَ إِمَامٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَأَنْتَ الْإِمَامُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۱۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ میں آپؑ پر فدا ہوں جو خلوص مجھے آپؑ کے والد اور آپ سے ہے آپ اس سے واقف ہیں میں قسم کھاتا ہوں حق رسولؐ کی اور تمام آئمہ کے حق کی، آپ جو راز آپ مجھ سے بیان کریں گے میں اس کو کسی سے نہ کہوں گا۔ میں آپؑ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپؑ کے والد (امام موسیٰ کاظمؑ) زندہ ہیں یا مر گئے فرمایا واللہ ان کا انتقال ہو گیا۔ میں نے کہا آپؑ کے شیعہ (واقفیہ فرقہ والے) کہتے ہیں کہ ان میں چار نبیوں کی سنت ہے یوسفؑ، موسیٰؑ، خضر اور عیسیٰؑ

جو غائب ہیں یعنی ان کا عقیدہ ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں اور غائب ہیں) قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ مر گئے۔ میں نے کہا غائب ہو گئے ہیں یا مر گئے۔ فرمایا۔ مر گئے۔ میں نے کہا شاید آپ ازروئے تقیہ کہہ رہے ہیں۔ فرمایا۔ سبحان اللہ (یعنی ایسا نہیں)

میں نے کہا تو انھوں نے آپ کے لئے وصیت کی ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا تو آپ امام ہیں۔ فرمایا۔ ہاں۔

٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : إِنَّ رَجُلاً عَنَى أَخَاكَ إِبْرَاهِيمَ [1] فَذَكَرَ لَهُ أَنَّ أَبَاكَ فِي الْحَيَاةِ وَأَنَّكَ تَعْلَمُ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَعْلَمُ ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ يَمُوتُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَلَا يَمُوتُ مُوسَى !! قَدْ وَاللهِ مَضَى كَمَا مَضَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَلٰكِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَزَلْ مُنْذُ قَبَضَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله هَلُمَّ جَرّاً يَمُنُّ بِهٰذَا الدِّينِ عَلَى أَوْلَادِ الْأَعَاجِمِ وَيَصْرِفُهُ عَنْ قَرَابَةِ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله هَلُمَّ جَرّاً فَيُعْطِي هٰؤُلَاءِ وَيَمْنَعُ هٰؤُلَاءِ ، لَقَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ فِي هِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ أَلْفَ دِينَارٍ بَعْدَ أَنْ أَشْفَى عَلَى طَلَاقِ نِسَائِهِ وَعِتْقِ مَمَالِيكِهِ وَلٰكِنْ قَدْ سَمِعْتَ مَا لَقِيَ يُوسُفُ مِنْ إِخْوَتِهِ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ایک شخص (عباس برادر امام رضا علیہ السلام) نے آپؑ کے بھائی ابراہیم سے کہا تمہارے باپ زندہ ہیں پس آپ جانتے ہیں اس امر کو جسے وہ نہیں جانتا۔ یعنی آپؑ کو اپنے باپ کی زندگی کا ان سے زیادہ علم ہے فرمایا سبحان اللہ رسول اللہ مر جائیں اور موسیٰ نہ مریں (تمہارے خیال میں یہ بات آتی ہے) واللہ رسولؐ اللہ کی طرح وہ بھی مر گئے اور جب سے نبی کی روح قبض ہوئی یہ سلسلہ جاری رہا۔ خدا نے احسان کیا اس دین پر اولاد اعاجم سے (یعنی سلمان جو ایرانی تھے وہ تو پُرخلوص ایمان لائے اور روگردانی کی ان لوگوں نے جو قرابتدار ان رسولؐ تھے (عباس وغیرہ) اور یہ سلسلہ چلتا ہی رہا۔ خدا نے ان کو ایمان عطا کیا اور ان کو باز رکھا۔

میں نے ماہ ذی الحجہ میں اس ابراہیم کا قرض ادا کیا (اور اس کو قرض خواہوں کی سختی سے نجات دی) ایسی حالت میں جبکہ وہ تیار ہو گیا تھا اپنی عورتوں کو طلاق دینے اور اپنے غلاموں کو فروخت کرنے پر۔ لیکن تم نے سنا ہے کہ یوسف کے بھائیوں نے ان کے ساتھ کیا کیا (یعنی میں نے تو ان کے ساتھ یہ احسان کیا اور انھوں نے میری امامت سے انکار کا یہ بہانہ تراشا کہ میرے والد کی موت سے انکار کر دیا تاکہ میرے جانشین ہونے کا سوال ہی نہ رہے۔)

٣ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ [3] عليه السلام : إِنَّهُمْ رَوَوْا عَنْكَ فِي مَوْتِ أَبِي الْحَسَنِ [4] عليه السلام أَنَّ رَجُلاً قَالَ لَكَ : عَلِمْتَ ذٰلِكَ بِقَوْلِ سَعِيدٍ [5]؟ ، فَقَالَ : جَاءَ سَعِيدٌ بَعْدَ مَا عَلِمْتُ بِهِ ، قَبْلَ مَجِيئِهِ ، قَالَ : وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : طَلَّقْتُ أُمَّ فَرْوَةَ بِنْتَ إِسْحَاقَ فِي رَجَبٍ

بَعْدَ مَوْتِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِيَوْمٍ ، قُلْتُ طَلَّقْتَهَا وَقَدْ عَلِمْتَ بِمَوْتِ أَبِي الْحَسَنِ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ عَلَيْكَ سَعِيدٌ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۳۔ وشا نے کہا ، میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ لوگ آپ سے وفات امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی روایت کرتے ہیں ایک شخص نے بیان کیا کہ آپ کو وفات کا حال سعید سے جو بغداد سے آیا تھا معلوم ہوا تھا۔

فرمایا میں تو سعید کے آنے سے پہلے ہی خبر وفات سنا چکا تھا راوی کہتا ہے میں نے حضرت کو فرماتے سنا کہ میں نے ام فروہ بنت اسحاق کو ماہ رجب میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات کے دن ہی خبر دے دی تھی ، میں نے کہا آپ کو موت کا حال معلوم ہو گیا تھا۔ فرمایا ہاں ، میں نے کہا سعید کے آنے سے پہلے۔ فرمایا ۔ ہاں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِمَامِ مَتَى يَعْلَمُ أَنَّهُ إِمَامٌ ؟ حِينَ يَبْلُغُهُ أَنَّ صَاحِبَهُ قَدْ مَضَى أَوْ حِينَ يَمْضِي ؟ مِثْلَ أَبِي الْحَسَنِ قُبِضَ بِبَغْدَادَ وَأَنْتَ هٰهُنَا ؟ قَالَ : يَعْلَمُ ذٰلِكَ حِينَ يَمْضِي صَاحِبُهُ ، قُلْتُ : بِأَيِّ شَيْءٍ ؟ قَالَ : يُلْهِمُهُ اللّٰهُ ،

۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کہ امام کو کب پتہ چلتا ہے کہ وہ امام ہوا جبکہ اس کو یہ خبر معلوم ہوتی ہے کہ امام سابق مر گیا یا موت کا وقت ہی معلوم ہو جاتا ہے۔ فرمایا۔ موت کے وقت ہی ۔ میں نے کہا کیسے؟ فرمایا اللہ اس کو الہام کرتا ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ الشَّهْبَانِيِّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، مَضَى أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام ، فَقِيلَ لَهُ : وَكَيْفَ عَرَفْتَ ؟ قَالَ : لِأَنَّهُ تَدَاخَلَنِي ذِلَّةٌ لِلّٰهِ لَمْ أَكُنْ أَعْرِفُهَا .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے روز وفات امام محمد تقی علیہ السلام (جو بغداد میں فوت ہوئے) امام علی نقی علیہ السلام کو کہتے سنا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ، امام محمد تقی کا انتقال ہو گیا۔ میں نے کہا آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ فرمایا میرے دل میں ایسی رقت اور رجوع الی اللہ پیدا ہوئی جس کی معرفت مجھے نہ تھی۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُسَافِرٍ قَالَ : أَمَرَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام ـ حِينَ أُخْرِجَ بِهِ ـ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام أَنْ يَنَامَ عَلَى بَابِهِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ أَبَداً مَا كَانَ حَيّاً إِلَى أَنْ يَأْتِيَهُ خَبَرُهُ قَالَ : فَكُنَّا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ نَفْرُشُ لِأَبِي الْحَسَنِ فِي الدِّهْلِيزِ ، ثُمَّ يَأْتِي بَعْدَ الْعِشَاءِ فَيَنَامُ ، فَإِذَا

أَصْبَحَ انْصَرَفَ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ، قَالَ : فَمَكَثَ عَلَىٰ هٰذِهِ الْحَالِ أَرْبَعَ سِنِينَ ، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِي أَبْطَأَ عَنَّا وَفُرِشَ لَهُ فَلَمْ يَأْتِ كَمَا كَانَ يَأْتِي ، فَاسْتَوْحَشَ الْعِيَالُ وَذُعِرُوا وَدَخَلَنَا أَمْرٌ عَظِيمٌ مِنْ إِبْطَائِهِ؛ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى الدَّارَ وَدَخَلَ إِلَى الْعِيَالِ وَقَصَدَ إِلَىٰ أُمِّ أَحْمَدَ فَقَالَ لَهَا : هَاتِ الَّتِي أَوْدَعَكِ أَبِي، فَصَرَخَتْ وَلَطَمَتْ وَجْهَهَا وَشَقَّتْ جَيْبَهَا وَقَالَتْ: مَاتَ وَاللهِ سَيِّدِي فَكَفَّهَا وَقَالَ لَهَا: لَا تُكَلِّمِي بِشَيْءٍ وَلَا تُظْهِرِيهِ ، حَتَّىٰ يَجِيءَ الْخَبَرُ إِلَى الْوَالِي، فَأَخْرَجَتْ إِلَيْهِ سَفَطاً وَأَلْفَيْ دِينَاراً وَأَرْبَعَةَ آلَافِ دِينَارٍ ، فَدَفَعَتْ ذٰلِكَ أَجْمَعَ إِلَيْهِ دُونَ غَيْرِهِ وَقَالَتْ : إِنَّهُ قَالَ لِي فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ ـ وَكَانَتْ أَثِيرَةً عِنْدَهُ ـ : اِحْتَفِظِي بِهٰذِهِ الْوَدِيعَةِ عِنْدَكِ ، لَا تُطْلِعِي عَلَيْهَا أَحَداً حَتَّىٰ أَمُوتَ ، فَإِذَا مَضَيْتُ فَمَنْ أَتَاكِ مِنْ وُلْدِي فَطَلَبَهَا مِنْكِ فَادْفَعِيهَا إِلَيْهِ ، وَاعْلَمِي أَنِّي قَدْ مِتُّ وَقَدْ جَاءَنِي وَاللهِ عَلَامَةُ سَيِّدِي ، فَقَبَضَ ذٰلِكَ مِنْهَا وَأَمَرَهُمْ بِالْإِمْسَاكِ جَمِيعاً إِلَىٰ أَنْ وَرَدَ الْخَبَرُ، وَانْصَرَفَ فَلَمْ يَعُدْ لِشَيْءٍ مِنَ الْمَبِيتِ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ، فَمَا لَبِثْنَا إِلَّا أَيَّاماً يَسِيرَةً حَتَّىٰ جَاءَتِ الْخَرِيطَةُ بِنَعْيِهِ فَعَدَدْنَا الْأَيَّامَ وَتَفَقَّدْنَا الْوَقْتَ فَإِذَا هُوَ قَدْ مَاتَ فِي الْوَقْتِ الَّذِي فَعَلَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام مَا فَعَلَ ، مِنْ تَخَلُّفِهِ عَنِ الْمَبِيتِ وَ قَبْضِهِ لِمَا قَبَضَ .

۸۔ مسافر کہتا ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بجبر بغداد لے جا رہے تھے تو انھوں نے امام رضا علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ ہر رات جب تک میرے مرنے کی خبر نہ آئے میرے گھر کے دروازے پر سویا کریں مسافر کہتا ہے۔ ہم ہر روز رات کو دہلیز میں ان کے لئے فرش بچھا دیتے تھے وہ عشا کے بعد آتے اور سو رہتے اور اپنے گھر چلے جاتے۔ یہ صورت چار سال تک رہی۔ ایک رات آنے میں تاخیر ہوئی۔ ہم نے فرش بچھا دیا۔ لیکن حسب معمول نہ آئے۔ سب گھر والے مضطرو پریشان تھے اور اس کو ایک عظیم مصیبت سمجھا کہ یہ تاخیر ہوئی کیوں۔ جب دوسرا دن ہوا تو آئے اور گھر کے اندر داخل ہوئے۔ اور اُم احمد سے کہا۔ جو چیز میرے باپ نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے وہ مجھے دے دو۔

یہ سُن کر وہ رونے لگیں۔ منہ پر طمانچے مارے اور گریبان پھاڑ دیا۔ اور کہنے لگیں۔ واللہ میرا آقا مرگیا حضرت نے فرمایا زبان سے کچھ نہ کہو اور کچھ ظاہر نہ کرو، جب تک حاکم مدینہ کے پاس سرکاری طور پر اطلاع نہ آجائے۔ پس ام احمد نے دو ہزار یا چار ہزار دینار سے بھری تھیلی نکالی اور حضرت کو دی اور حضرت کے سوا کسی اور کو نہ دی اور کہا۔ امام موسیٰ کاظم نے کہا تھا کہ میرے اور ان کے درمیان ایک راز ہے اور اُم احمد امام موسیٰ کاظم کے نزدیک عزیز و گرامی تھیں۔ حضرت نے ان سے کہا۔ اس امانت کی حفاظت کرو۔ اپنے پاس رکھو اور میرے مرنے تک کسی کو اس پر مطلع نہ کرنا۔ جب میں مر جاؤں تو میری اولاد میں سے جو کوئی تمہارے پاس آئے اور تم سے مانگے تو اسے دے دینا اور سمجھ لینا کہ میں مرگیا۔ پس میرے پاس میرے آقا کے مرنے کی علامت آگئی پس حضرت نے وہ امانت لے لی اور گھر والوں سے کہا اسے اپنے پاس محفوظ رکھیں یہاں تک کہ حضرت کے مرنے کی باقاعدہ

خبر آجائے اور یہ کہہ کر حضرت چلے گئے۔ پس میت کے متعلق کوئی خبر ہمیں صبح تک معلوم نہ ہوئی۔ چند ہی روز گزرے تھے کہ سرکاری ڈاک میں مرنے کی خبر آئی ہم نے حساب لگایا اور وقت کی جانچ کی تو وہی وقت تھا جو امام رضا علیہ السلام کے رات کو سونے کے لیے نہ آنے کا تھا اور آم احمد سے امانت لینے کا۔

نواں باب

حالات آئمہ علیہم السلام بلحاظ سن

((بَابُ)) ۹۰

حَالَاتِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي السِّنِّ

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ يَزِيدَ الْكُنَاسِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (ع): أَكَانَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ (ع) حِينَ تَكَلَّمَ فِي الْمَهْدِ حُجَّةَ [ا]للهِ عَلَى أَهْلِ زَمَانِهِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَوْمَئِذٍ نَبِيّاً حُجَّةَ [ا]للهِ غَيْرَ مُرْسَلٍ أَمَا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِ حِينَ قَالَ: «إِنِّي عَبْدُ اللهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيّاً وَجَعَلَنِي مُبَارَكاً أَيْنَمَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيّاً» ○ (مریم ۱۹/۳۰) قُلْتُ: فَكَانَ يَوْمَئِذٍ حُجَّةً لِلهِ عَلَى زَكَرِيَّا فِي تِلْكَ الْحَالِ وَهُوَ فِي الْمَهْدِ؟ فَقَالَ: كَانَ عِيسَى فِي تِلْكَ الْحَالِ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَ اللهِ لِمَرْيَمَ حِينَ تَكَلَّمَ فَعَبَّرَ عَنْهَا وَكَانَ نَبِيّاً حُجَّةً عَلَى مَنْ سَمِعَ كَلَامَهُ فِي تِلْكَ الْحَالِ، ثُمَّ صَمَتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى مَضَتْ لَهُ سَنَتَانِ وَكَانَ زَكَرِيَّا الْحُجَّةَ لِلهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ صَمْتِ عِيسَى بِسَنَتَيْنِ ثُمَّ مَاتَ زَكَرِيَّا فَوَرِثَهُ ابْنُهُ يَحْيَى الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَهُوَ صَبِيٌّ صَغِيرٌ، أَمَا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيّاً» ○ (مریم ۱۹/۱۲) فَلَمَّا بَلَغَ عِيسَى (ع) سَبْعَ سِنِينَ تَكَلَّمَ بِالنُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ حِينَ أَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ، فَكَانَ عِيسَى الْحُجَّةَ عَلَى يَحْيَى وَعَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ وَلَيْسَ تَبْقَى الْأَرْضُ يَا أَبَا خَالِدٍ يَوْماً وَاحِداً بِغَيْرِ حُجَّةٍ لِلهِ عَلَى النَّاسِ مُنْذُ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ آدَمَ (ع) وَأَسْكَنَهُ الْأَرْضَ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَكَانَ عَلِيٌّ (ع) حُجَّةً مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: نَعَمْ يَوْمَ أَقَامَهُ لِلنَّاسِ وَنَصَبَهُ عَلَماً وَدَعَاهُمْ إِلَى وِلَايَتِهِ وَأَمَرَهُمْ بِطَاعَتِهِ، قُلْتُ: وَكَانَتْ طَاعَةُ عَلِيٍّ (ع) وَاجِبَةً عَلَى النَّاسِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَلَكِنَّهُ صَمَتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ